Volume III
No. 13

SP-III-13-73(E)
400

THE

SENATE OF PAKISTAN

DEBATES

OFFICIAL REPORT

Saturday, the 22nd December, 1973

CONTENTS

		Pages
1.	Leave of Absense—	... 391—392
2.	Private Military Organisation Bill, 1973	... 392—~~462~~ 426

PRINTED AT : MAKTABA JADEED PRESS, LAHORE,
PUBLISHED BY THE MANAGER, PUBLICATIONS KARACHI

Price : Paisa 50

SENATE DEBATS

SENATE OF PAKISTAN

Wednesday, December 22, 1973

The Senate of Pakistan met in the National Assembly Chaamber (State Bank Building) Islamabad, at Three of the clock in the evening on Wednesday, December 22, 1973, Mr. Chairman (Mr. Habibullah Khan) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

LEAVE OF ABSENCE

Mr. Chairman : First we take up leave application of Malik Nasrullah Khan. He has asked for leave for the remaining days of the session. Should the leave be granted to him ?

Members : Yes.

Mr. Chairman : No objection ?

Members : No.

Mr. Chairman : The leave is granted. The other gentleman is Mr. Zulfikar Ali Shah Jamote. He says due to some urgent personal commitment I shall be unable to attend the session and request leave from the House. Should the leave be granted to him ?

Members : Yes.

Mr. Chairman : Is there any objection ?

Memhers : No.

Mr. Chairman : The leave is granted. Now Mr. Abdul Hafeez Pirzada, Minister for Law, Parliamentary Affairs.

Mr. Abdul Qaiyum Khan : I may be permitted to move on his behalf.

Mr. Chairman : Yes.

Mr. Abdul Qaiyum Khan : Sir, I beg to lay before the Senate the following President's Orders, as required by clause (2) of Article 267 of the Constitution :

PAPERS LAID BEFORE THE HOUSE

(1) The Election to the Senate Order, 1973 (P.O. No. 8 of 1973).

(2) The Removal of Difficulties (Bar against Double Membership) Order, 1973 (P.O. No. 22 of 1973).

(3) The Removal of Difficulties (Sittings of National Assembly) Order, 1973 (P.O. No. 23 of 1973).

Mr. Chairman : The Minister for Home Affairs on behalf of Minister for Law and Parliamentary Affairs has laid before the Senate the following President's Orders, as required by clause (2) of Article 267 of the Constitution :-

PRIVATE MILITARY ORGANISATION BILL, 1973

Mr. Chairman : Now we take up legislative business. I think the first reading of this Bill was over the other day. Now we start with the second reading, clause by clause consideration of the Bill. Clause 2, power to declare organisation illegal. Mr. Shahzad Gul, you please move your amendment.

Members : He is not here.

Mr. Chairman : Mr. Shahzad Gul is not here in the House. So far as his amendment is concerned that lapse. The second gentleman is Khawaja Mohammad Safdar, Mr. Mohammad Hashim Chilzai, Haji Sayed Hussain Shah and Mir. Abdul Wahid.

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I beg to move :

> That in sub-clause (1) of clause 2 of the Bill, for the words "by notification published in the official Gazette, direct that the organisation shall stand abolished forthwith" occurring in the 5th and 6th lines the following be substituted, namely :
>
> "By notification published in the official Gazette, announce its intention of declaring the organisation to be illegal."

Mr. Chairman : Motion moved :

Yes, Mr. Home Minister you oppose it.

Mr. Abdul Qaiyum Khan : Yes, I oppose it.

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! میرا مدعا اس ترمیم سے یہ ہے کہ جس تنظیم کو حکومت کے نقطۂ نظر سے قائم نہیں رہنا چاہیے - جس تنظیم کا وجود ملک کے مفاد میں نہیں ہے جس تنظیم کا برقرار رہنا حکومت کے نقطۂ نظر سے کسی صورت میں بھی جائز اور درست نہیں ہے کہ گزٹ میں ایک اطلاع نامہ شائع کرنے کے بعد کہ حکومت فلاں تنظیم کو ملک

کے مفاد کے منافی تصور کرتی ہے اور اس کے خلاف عملی اقدام کرنے والی ہے اور اس کو خلاف قانون قرار دیا جا رہا ہے اور اس وقت اس کلاز کی جو موجودہ صورت ہے وہ یہ ہے کہ حکومت نوٹیفیکشن کرے گی - اور اس تنظیم کے متعلق نوٹیفیکشن ہوتے ہی وہ ٹوٹ جائے گی اور اس کو منتشر کر دیا جائے گا - انھوں نے لفظ abolish استعمال کیا ہے - لیکن جناب والا ! اگر آپ بل کی پینل کلاز کا ملاحظہ فرمائیں - جس میں سزا تجویز کی گئی ہے - اس کے حصہ (الف) میں ہر وہ شخص جوکہ اس قسم کی تنظیم کا رکن ہو یا چندہ دینے والا ہو کسی طریقے سے بھی ان الفاظ سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے -

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ Dictionary ساری ختم کر دی ہے - چھوٹی سے چھوٹی اطلاع بھی جو ہے وہ قابل مواخذہ ہی نہیں بلکہ میں کہونگا کہ مواخذہ بھی پانچ سال کی سزا اور اس کے علاوہ جرمانہ بھی - ایک شخص جو دیانتداری سے اپنے علاقے کی بہتری کے لیے- اپنے ملک کی بہتری کے لئے اپنی قوم کی فلاح کے لیے - اس ملک کے استحکام اور بقا کے لیے ایک تنظیم کے ساتھ منسلک ہو جاتا ہے - اس کی پیسے سے امداد کرتا ہے یا اس کی خیرخواہی چاہتا ہے - Inherint بھی لفظ استعمال کیا گیا ہے - اس کے ساتھ تعلق رکھتا ہے خواہ وہ کتنا ہی نام نہاد کیوں نہ ہو تو وہ شخص اس سزا کا مستوجب ہو جائے گا - اب ہو سکتا ہے کہ کئی باتوں میں اس ملک میں بسنے والے کئی لوگ حکومت کے کئی کاموں سے مخالفت کرتے ہیں - کئی دوست ایسے ہیں جن کو حکومت کی رائے سے بعض مسائل میں اتفاق نہیں ہے تو وہ تنظیم سے جو منسلک لوگ ہیں ان سے اگر حکومت کو کسی مسئلے میں اختلاف ہے تو انھیں notification کے ذریعے abolish تو کر دیا گیا - مجھے اس سے کوئی جھگڑا نہیں تھا - در اصل میں نے یہ ترمیم اس لیے کی ہے کہ آگے جو سزا تجویز کی گئی ہے - وہ اس مرحلہ پر بھی عاید ہو جائے گی - جو لوگ اس کے ساتھ منسلک ہوں گے - وہ اس سزا کے مستوجب قرار پائیں گے - انھیں پانچ سال جیل خانے کی ہوا کھانے کے لیے بھیجا جا سکتا ہے اس لیے میں نے اس Penal clause کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ تجویز کی ہے کہ جب تک لوگوں کو اطلاع نہ دی جائے کہ بھائی یہ کام غلط ہو رہا ہے - ہم اسے پسند نہیں کرتے - یہ ملکی مفاد میں نہیں ہے - جو لوگ تنظیم کو چھوڑ جاتے ہیں وہ کم از کم سزا سے تو بچ جائیں گے - اب تو اطلاع ہی نہیں - اگر میری تجویز کو مان لیا جائے کہ جو لوگ چھوڑ جائیں وہ سزا سے بچ جائیں گے - جو لوگ نہیں چھوڑتے اور اپنی ضد کے پکے ہیں - جو اپنے آپ کو درست اور صحیح سمجھتے ہیں جو سمجھتے ہیں کہ قوم کا مفاد اس میں ہے کہ ہم اس تنظیم سے وابستہ رہیں اور وہ سزا بھگتنے کے لیے اپنے آپ کو تیار پاتے ہیں تو ان کی اور بات ہے - لیکن ایک Innocent آدمی جو کہتا ہے اچھا جائے جہنم میں، مجھے کیا - میں علیحدہ ہو جاتا ہوں تو ایسے لوگوں کے لیے کچھ نہ کچھ تو Protection ہونی چاہیے - ان کا کچھ تحفظ ہونا چاہیے - اس طرح سے جس طریقے سے محترم وزیر داخلہ صاحب نے یہ کلاز (۲) تجویز کی ہے - اس کو رکھا جائے تو کوئی آدمی جو کہ حکومت سے ٹکر لینے کا خواہش مند نہ ہو وہ بھی نہیں بچ سکتا ہے - اس کو چھوڑو جس کا تصور ہو کہ جو میں کہتا ہوں وہ ٹھیک ہے - حکومت جو کہتی ہے وہ غلط ہے ٹکر لینے کے لیے تیار ہوں - خواہ پانچ سال سزا ہو جائے - وہ تو سمجھتے ہیں - لیکن جو ایسے اقدام کے لیے اپنے آپ کو تیار نہیں پائیں گے - اگر میری تجویز مان لی جائے جو اس ترمیم کے ذریعے سے ہے تو وہ اس تنظیم سے علیحدہ ہو جائیں گے - گورنمنٹ جب اس کو notify کرے گی کہ یہ abolish کر دی گئی ہے - جو لوگ notification کے بعد اس کے ساتھ رہیں گے وہ سزا کو invite کریں گے - گورنمنٹ کو قانون ایسا بنانا چاہیے جس سے innocent آدمیوں کو سزا نہ دی جا سکے اور حکومت کو اس طرح کا قانون استعمال کرنے کی اجازت نہ دی جا سکے کہ وہ بے گناہ لوگوں کو بھی پھنساتی پھرے -

Moulvi Zahoorul Haq : Now Sir I submit that amendment proposed by my friend Khawaja Safdar in addition to the reasoning given by him is also inconsonance with the law laid down by the highest courts of this country.

Mr. Chairman : Yes.

Moulvi Zahoorul Haq : I invite your attention Sir to the fundametal right No. 170 which says every citizen shall have the right to form Association or union subject to any reasonable restrictions imposed by law in the interest of morality or public order. Now if an organization according to the satisfaction of the Government is in conflict with Article 256, Then, of course, he will also have no right under fundamental right 17, the principle which has been laid down by the law and by the Supreme Court is this that the principle of natural justice is to be read in every statute what my friend is actually is pressing is this that before declaration is made through a notification which insofacto automatically declares an organization illegal career the liability that whosoever is a member of that is liable to Punishment entailing imprisonment therefore I think it in the fitness of judicial prospects established by the courts, High Court and Supreme Court of this country, that before an organization is declared to be inviolation of Article 256 and he cannot form Association that organisation should be given an opportunity so that if that organization can explain the just ification and can explain that there is no conflict between function and the capability of the organization Article 256.

Mr. Abdul Qaiyum Khan : Sir, there are two things.........

(Interruptions)

A Member : Sir, it is a repetition.........

Mr. Chairman : I will do my duty. Don't warry. I will see if there is any repetition, I will have discretion.

جناب چیئرمین : میرا خیال ہے کہ time regulate ہو جائے تو اچھا ہے کیونکہ بہت سی amendments ہیں - میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اس کے بعد Mover اور Minister اگر دس دس منٹ بولیں تو ٹھیک ہے - لیکن باقی آدمیوں کے لیے پانچ منٹ ہوں تو اچھا ہو گا -

جناب محمد ہاشم غلزئی ! جناب والا میں یہ عرض کروں گا کہ اس کلاز کو شامل کر کے اس ایکٹ کو مارشل لاء بنا دیا گیا ہے اور مارشل لاء کے قوانین ایسے ہوتے ہیں کہ پہلے وہ سزا دیتے میں پھر مجرم کو کہتے ہیں کہ تم صفائی پیش کرو - ان کی عدالتی کاروائی نہیں ہوتی - سب سے پہلے اس کو گردن زدنی سے جیل میں ڈال دیتے ہیں - پھر صفائی کا بعد میں

موقعہ دیتے ہیں - میں یہ کہتا ہوں کہ یہ ملک مارشل لاء کے لیے نہیں بنا ہے - آپ قوانین جو بناتے ہیں تو ہر شہری کو مدنظر رکھیں اور ہر ایک شہری کو یہ حق دیں کہ اپنے الزامات کی صفائی پیش کر سکے - اگر وہ الزامات کی صفائی صحیح طرح سے پیش نہ کر سکے تو اسے Show cause notice دیا جائے - پھر بھی وہ صفائی پیش نہ کر سکے تو عدالت کو اختیار ہے کہ سزا دے لیکن پہلے سے ہی سزا کا فیصلہ کر لینا ٹھیک نہیں - یہ کہنا کہ ہم نے تو فیصلہ کر لیا ہے کہ آپ مجرم ہیں لہذا اب آپ صفائی پیش کریں اور اس میں وہ وہ لوگ جو کہ اس سے علیحدہ ہونے کی کوشش کریں گے - ان کو موقع ملے گا تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس دفعہ سے اس قانون کو مارشل لاء کی حیثیت دی گئی ہے - جس کو ہم آئین کی Spirit کے خلاف سمجھتے ہیں -

Moulvi Zahoorul Haq : Unilateral satisfaction by the Government without giving an opportunity to the persons who are going to be effected by it will directly hit the law laid down in the High Court Writ petition. Furthermore the word 'satisfaction' used in this Bill also does not contemplate subjective satisfaction. I support that the amendment be adopted as it will make the legislation procedure of this House a healthy one. We do not want to deprive the executive of their legitimate power, but certainly, I want that the rights and freedom of citizens should also be safeguarded if they are hit hy law.

Mr. Abdul Qaiyum Khan : I would like to draw the attention of the House to Article 256 :

> No private organisation capable of functioning as a military organisation shall be formed, and any such organisation shall be illegal.

Constitution itself declares it to be illegal. Any person who is considered to be guilty will be prosecuted by the court. Then he will have the right of appeal right up to the Supreme Court. If we accept this amendment the very objective of this Bill will be defeated because this organization which has been nullified will have time to go underground. According to Article 199 every act of the executive can be challenged the very next day. We will set out reasons for declaring them illegal and that is sufficient notice and on that notice they can go to the High Court.

Mr. Chairman : I put the question.

The question is :

> "That in sub-clause (1) of clause 2 of the Bill, for the words "by notification published in the official Gazette, direct that the organisation shall stand abolished forthwith" occurring in the 5th and 6th lines the following as substituted, namely :-
>
> "By notification published in the official Gazette, announce its intention of declaring the organization to be illegal.""

(The motion was negatived)

The amendment is rejected.

Chairman : Mr. Shahzad Gul.

Mr. Chairman : He is not in the House. His amendment lapses.

Mr. Chairman : Khawaja Mohammad Safdar move your amendment.

Khawaja Mohammad Safdar : I beg to move :

> "That in sub-clause (1) of clause 2 of the Bill, the the words "shall stand" occurring in the 6th line be substituted by the word "stands."

Mr. Chairman : Motion moved :

> "That in sub-clause (1) of clause 2 of the Bill, the words "shall stand" occurring in the 6th line be substituted by the word "stands".

Mr. Abdul Qaiyum Khan : I oppose it.

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! میں صرف اس قدر عرض کروں گا کہ ٹھیک ہے کہ Law department میں قانونی ماہرین بیٹھے ہیں اور وہ قانون کی نوک پلک درست کرتے رہتے ہیں - لیکن Law department کا تیار کردہ بل یا قانون حرف آخر نہیں ہے - ہم نے دیکھا ہے کہ Law department کے تیار کیے ہوئے قوانین کو عدالتوں نے باہر پھیک دیا ہے - اس لیے قانون سازی کی drafting کا متن یا الفاظ اس ایوان کے فرائض میں شامل ہے - وزیر داخلہ کا یہ ارشاد کہ چونکہ Law department نہیں مانتا تو میں عرض کروں گا کہ سیدھی بات ہے آپ قانون اور زبان کے سلسلے میں بھی ماہر ہیں shall stand to be dissolved.—.

جناب عبدالقیوم خان : جی نہیں -

خواجہ محمد صفدر : انھوں نے اپنی مہارت سے بھی استعفیٰ دے دیا آپ ماہر نہیں تو میں ماہر بن جاتا ہوں اس لیے میں عرض کروں گا کہ یہ بالکل درست نہیں ہے - اس میں کوئی پیچیدگی نہیں ہے - یہ لفظی ترمیم تھی لیکن اگر وہ نہیں مانتے تو ٹھیک ہے -

Mr. Chairman : Yes, Mr. Minister.

Mr. Abdul Qaiyum Khan : I cannot oblige him.

Mr. Chairman : The question is :

> "That in sub-clause (1) of clause 2 of the Bill, the words "shall stand" occurring in the 6th line be substituted by the word "stands".

(*Thc motion wasnegatived*)

Mr. Chairman : The amendment is rejected.

Mr. Chairman : Khawaja Safdar—there are so many amendments in your name—you can move them together and then you can speak on your amendments. Only one is left.

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! صرف ایک رہی رہ گئی ہے -

Khawaja Mohammed Safdar : I beg to move :

> "That in sub-clause (1) of clause 2 of the Bill, the word "abolished" occurring in the six line be substituted by the word "dissolved."

Mr. Chairman : Motion moved :

> "That in sub-clause (1) of clause 2 of the Bill, the word "abolished" occurring in the six line be substituted by the word "dissolved."

Mr. Abrdul Qaiyum Khan : I oppose it.

Mr. Chaiman : I put it to the House. The question is :

> "That in sub-clause (1) of clause 2 of the Bill, the word "abolished" occurring in the six line be substituted by the word "dissolved."

(*The motion was negatived*)

Mr. Chairman : The amendment is rejected.

Mr. Chairman : Now we come to a amendment No. 6 which is to sub-clause (2). of classe (2)

Khawaja Mohammad Safdar : Yes, Sir, 6,7 and 8.

Mr. Chairman : If you do not feel any difficulty you move them together.

Khawaja Mohammad Safdar : There is no difficulty, Sir.

Mr. Chairman : Thank you very much for this cooperation.

Khawaja Mohammad Safdar : Mr. Chairman, Sir, I beg to move :

> "That the provisoh to sub-clause (2) of clause 2 of the Bill be deleted."

And then, Sir, 7. I beg to move :

[Khawaja Mohammad Safder]

"That after sub-clause (2) of clause 2 of the Bill, the following sub-clauses be added, namely :-

"(3) Within seven days of the publication of the notification the Federal Government shall refer the case to the High Court having jurisdiction over the territory wherein the organisation, intended to be declared illegal, operates and if it operates in areas beyond jurisdiction of one High Court, then the High Court having jurisdiction over the Federal Capital. If the Federal Government fails to make such a reference the notification abolishing the organisation shall stand annulled.

(4) The Hight Court moved by the Federal Covernment shall immediately issue a show cause notice to the organisation sought to be affected by the notification and shall after giving to the Federal Government and the organisation concerned an opportunity of proving their respective positions, give a finding on the allegations made by the Federal Government.

(5) Upon the High Court finding that the organisation is capable of functioning as a military organisation and has acted in a manner which manifests its intention to function as a military organisation, it shall declare its continued existence as illegal."

(6) Any party adversely affected by the order of the High Court may appeal to the Supreme Court whose decision in appeal shall be final.

And No. 8, Sir. I beg to move......

Sardar Mohammad Aslam: Point of order Sir, No. 8 stands in the name of Mr. Shahzad Gul.

Khawaja Mohammad Safdar: All right, I do not move it.

Mr. Chairman: How reasonable the gentleman is. You brought to his notice and he has withdrawn.

The two amendments to sub-clause (2) of clause 2 of the Bill are :

Mr. Abdul Qaiyum Khan: I oppose this, Sir.

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! میری ان ترامیم کا مقصد یہ ہے کہ اس ملک کے بسنے والوں کے لیے اس قسم کا قانونی تحفظ انتظامیہ کی چیرہ دستیوں کے خلاف ہو کہ وہ اور ان کے جائز حقوق محفوظ رہ سکیں - ان دو ترامیم میں سے پہلی ترمیم کی غرض و غایت یہ ہے کہ جس تنظیم کے متعلق یہ حکم حکومت کی طرف سے جاری ہو کہ وہ قائم نہیں رہ سکتی اسے خلاف قانون قرار دیا جا چکا ہے یا اس کا وجود قانون کے نقطہ نظر گوارا نہیں کیا جا سکتا تو کم از کم حکومت پر یہ تو فرض عائد ہو کہ وہ وجوہات بیان کرے کہ کون سی وہ وجوہات تھیں ، کون سی وہ بنیادیں تھیں جس کی بناء پر notification جاری کیا گیا - مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ محترم وزیر داخلہ نے سب کلاز ۲ میں اس بات کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے یہ تو لکھ دیا کہ خلاف قانون ہونے کی وجوہات بیان کی جائیں لیکن جس چیز کو انہوں نے ایک ہاتھ سے دیا اسے دوسرے ہاتھ سے چھین بھی لیا ، یعنی ساتھ ہی ایک Provison لگا دیا کہ اگر ہم چاہیں گے تو نہیں بتائیں گے - یہی قانون نہیں اس کے علاوہ بعض قوانین میں اور افسوس کی بات ہے کہ ہماری حکومت خواہ موجودہ ہو یا اس سے پہلے کی ہوں ، مجھے ان سب سے گلہ ہے - وہ وجوہات جن کا ذکر میں آئین میں کر رہا ہوں ، وہ وزارت داخلہ کے ایک سنیئر کلرک کو معلوم ہوں گی کہ فلاں تنظیم کو خلاف قانون قرار دینے کی وجوہات کیا ہیں - اس کے اوپر جائیے ہیڈ اسٹینٹ کو کو معلوم ہوں ، اس کے اوپر جائیے سپرٹنڈنٹ کو معلوم ہوں گی - اس کے اوپر چلئیے سیکشن آفیسر کو معلوم ہونگی ، ڈپٹی سیکرٹری ، جائنٹ سیکرٹری اور سیکرٹری کو تو معلوم ہوں گی - اس سے مراد کسی کی توہین یا ہتھک نہیں ہے - میرے دل میں ان کا بڑا احترام ہے - خواہ وہ کلرک ہو یا سیکرٹری ہو - اگر ان کو معلوم ہو سکتی ہیں تو پھر عدالت کو بتانے میں کیا حرج ہے - وہ تو ہائی کورٹ کے جج ہیں اور سپریم کورٹ کے جج ہیں - میں اس منطق کو آج تک نہیں سمجھ سکا یہ گلہ اس حکومت کے خلاف نہیں ہے ، اس سے پہلی حکومتوں کے خلاف بھی مجھے یہی گلہ رہا ہے اگر کوئی کلرک میرا دوست ہو تو مجھے یہ وجوہات معلوم ہو سکتی ہیں - آپ نے ملک کی سب سے بڑی عدالت سے چھپانے کی کوشش کی ہے - یہ دراصل سیدھی سی بات ہے - بیشمار ایسے قانونی فیصلے بھی ہو چکے ہیں اس قسم کی پابندیاں انسان کے حقوق پر ، ایک شہری کے حقوق پر ، کسی طرح سے برداشت نہیں کی جا سکتیں - میں نے اصلاح احوال کے لیے ان کی خدمت میں یہ عرض کیا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ جو یہ قانون بناتے ہیں ، وہ خود اس قانون کی زد میں آ جائیں ہو سکتا ہے اور ایسا ہو جاتا ہے - اس لیے اس کو اس قسم کا قانون بنانا چاہیے کہ انہیں افسوس نہ ہو جب یہ ان پر وارد ہو - اصل بات یہ ہے کہ قانون بناتے وقت اپنے ذہن میں یہ تصور کرنا چاہیے کہ یہ قانون مجھ پر بھی وارد ہو سکتا ہے اگر یہ تصور ذہن میں ہوگا تو ہم اپنے بھائیوں کے اور عام آدمی کے بنیادی اور جائز حقوق غضب نہیں کریں گے - لیکن اگر یہ خیال اپنے ذہن میں ہو کہ جناب یہ تو دوسروں پر استعمال ہونا ہے میں تو زد میں آ ہی نہیں سکتا تو یہ خیال باطل ثابت ہو سکتا ہے اور اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ قانون اس قسم کا بن جاتا ہے جس سے ظلم و استبداد کی بو آتی ہے حضور والا! اس کے بعد میں نے یہ تین سب کلاز چار سب کلاز پر مشتمل ایک سب کلاز دو کی بجائے چار کلاز میں نے رکھی ہیں ، کہ ان پر غور کر لیا جائے اگر محترم وزیر داخلہ اتفاق فرمائیں - ان کو پسند فرمائیں تو ان کو ان میں شامل کر لیا جائے - بلکہ کلاز جو نئی میں نے تجویز کی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ notification کے سات دن کے اندر اندر حکومت ہائی کورٹ میں ایک استغاثہ دائر کرے گی کہ اس بنا پر ہم نے یہ notification کیا وجوہات بیان کرے گی - ہائی کورٹ دونوں فریقوں کو اطلاع کرے گی اور دیکھے گی کہ آیا حکومت کی کارروائی جائز ہے -

اور دوسرا فریق کوئی عذر۔ مناسب عذر پیش نہیں کر سکتا تو ہائی کورٹ حکومت کی اس کارروائی پر مہر تصدیق ثبت کر دے گی اور وہ جماعت خلاف قانون قرار دی جائے گی سیدھی سی بات ہے اس میں میرا خیال ہے کہ انہیں کوئی عذر نہیں ہوگا اور اگر کسی صورت میں سات دن کے اندر اندر حکومت بھول جائے اور ہائی کوٹ کو approach کرنا مناسب خیال نہ کرے تو وہ نوٹیفیکشن کالعدم قرار دیا جائے اور آخیر میں میں نے یہ بھی کہا ہے کہ جس پارٹی کے خلاف ہائی کورٹ فیصلہ کرے خواہ وہ تنظیم ہو۔ خواہ وہ حکومت ہو۔ اسے حق ہے کہ اس فیصلے کے خلاف اپیل کرے۔ اب فرمائیے اس تجویز سے کیا میں حکومت کے اختیارات کو کم کرنا چاہتا ہوں، یا اس قسم کے حقوق عوام کو دلانا چاہتا ہوں جو دنیا میں کسی کو حاصل نہیں ہیں؟ اور میں عام پاکستانی شہری کے لیے سارے حقوق مختص کر رہا ہوں۔ ایسا نہیں ہے۔ حکومت کو حق حاصل ہے کہ وہ جس تنظیم کو چاہے کالعدم قرار دے دے۔ اگر وہ کالعدم قرار دیتی ہے تو اس پر فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اپنے حکم پر ہائی کورٹ سے مہر تصدیق ثبت کرائے اور اگر نہیں کرا سکتی تو اس کا حکم باطل ہے اور اگر حکومت مہر تصدیق ثبت کرالیتی ہے تو وہ تنظیم ختم ہو جاتی ہے اور اگر ہائی کورٹ کا فیصلہ حکومت کے خلاف جاتا ہے تو حکومت سپریم کورٹ میں جا سکتی اور اگر اس تنظیم کے خلاف جاتا ہے تو وہ تنظیم بھی سپریم کورٹ میں جا سکتی ہے۔ سپریم کورٹ ہمارے ملک کی سب سے بڑی عدالت ہے۔ جو فیصلہ کرے گی وہ ان افراد کو اور اس تنظیم کو قبول کرنا چاہیے اور ہماری حکومت کو بھی قبول کرنا چاہیے میں ان گذارشات کے ساتھ عرض کروں گا کہ آخر وزیر داخلہ صاحب فرمائیں کہ جو لکھ دیا گیا ہے اس سے ادھر ادھر ہٹا نہیں جا سکتا ہے یہ تصور نہ کریں کہ یہ بائیں طرف سے ہے۔ اچھی کوئی بھی بات ہو اسے ضرور قبول کریں۔

جناب محمد ہاشم غلزئی: میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو کچھ تجویز کیا گیا ہے اس کی ضرورت اس لیے بھی ہے کہ ہمیں تجربہ ہے اور ہم کو اب بھی معلوم ہے کہ سب پرویژن یا دوسرے قوانین کے تحت جو موجودہ حکومت کر رہی ہے۔ لوگوں کو گرفتار کر کے ڈھک دیا جاتا ہے اور سالوں تک وہ جیلوں میں پڑے رہتے ہیں۔ وہ عدالتوں میں پیش ہی نہیں کیے جاتے۔ اب آپ کے سینٹ کے دو ممبر جیل میں ہیں ابھی تک ان کا بیان ہی نہیں ہوا۔ وہ عدالتوں میں جاتے ہی نہیں ہیں۔ اگر یہ مجوزہ ترمیم قبول کر لی جائے تو اس میں یہ تو واضح ہو جائے گا کہ جو اقدام حکومت نے کیا ہے۔ اس کی طرف سے جو implementaion agency پولیس وغیرہ ہے وہ کم از کم ایسے مقدمات کو عدالت میں جلد لے جائیں گے اور ان کی پیشی جلد ہوگی۔ یہ نہیں ہوگا کہ ایک آدمی دو سال جیل میں پڑا رہے اور تکلیف میں رہے۔ اس کو پیش ہی نہیں کیا جاتا۔ میں عرض کرتا ہوں کہ انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ اس کو تسلیم کیا جائے اور پولیس implementation agency کو مجبور کیا جائے کہ وہ گرفتاری کے بعد ادارے کے ذمہ دار عناصر کو یا افراد کو سات دن کے اندر عدالت میں پیش کرے اور ان کو موقع دیا جائے کہ وہ اپنی صفائی پیش کریں ایسا نہ ہو کہ مدعا علیہ دو سال تک جیلوں میں پڑے رہیں اور ان کا مقدمہ پیش بھی نہ ہو سکے تو میں عرض کروں گا کہ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ حکومت اس پر اعتراض کرے۔ انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنا چاہیے۔ اگر حکومت ایک قاتل کو موقع دیتی ہے کہ اپنی صفائی پیش کرے تو ایک تنظیم یا ادارے کو جس پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ وہ ملک دشمن ہے حکومت کے خلاف ہے تو اس کو بھی یہ موقع دینا چاہیے کہ وہ اپنی صفائی کم سے کم عرصے میں پیش کر سکے۔ تو ان الفاظ کے ساتھ میں درخواست کروں گا کہ اس ترمیم کو قبول کر لیا جائے۔

Mr. Chairman : Yes.

Mr. Abdul Qiayum Khan : I think the fears of the honable Leader of the Opposition and Khawaja Sahib are unfounded. Sir, first of all, the amendment about the proviso. Now let us look at that. It says that first of all the Federal Govermment may by Notification published in the official gazette direct that the organisation stands abolished forthwith. The very such notification shall specify grounds on which it is issued. So first of all, the notification will be issued in the official gazette and it shall state the grounds on which it is issued and the parties affected will know what are the grounds. Secondly they have taken exception that nothing in this requires the Federal Government to disclose any facts which it considers to be against the public interest to disclose. Now all that it says in the notification which we published and which is mandatory in which we had given grounds for declaring parties involved illegal. There might be some ground which it my not be in the public interest to publish. It has no where been stated that when the matter comes to a Court, the Judge will not be allowed to see the papers. Now my honourale friend must know there are organisations in the country which may have foreign links.

Which may have links with countries which are hostile to Pakistan and there may be some evidence connecting them with those foreign links. Now the question is there are international complications in giving publicity to all these things. Can these things be published in the official gazette, but there is no bar for the judge seeing that. We say that it may not be in the public interest to broadcast and publicise it at Chowk Yadgar or Mochi Gate or in the streets of Karachi but there is no bar for the judges seeing it if there is any thing which is against the interest of Pakistan to disclose.

Now Khawaja Sahib has said that these things can be known to a clerk, to a deputy secretary, to a section officers. Khawaja Sahib must know the mechanism and the way the Government works. There are documents which nobody can see except the addressee and the addressee in a case can be the Minister himself. Anybody who opens a document which is secret, which is addressed to a Minister and is in double enelopes with three seals he is liable to be punished and put in jail. Nobody from the bottom to the top can open such documents except the addressee. It may be that such cases may be dealt with by the Secretary who is a responsible officer, who has taken an oath of secrecy and if he violates the oath or the Minister violates the oath they are liable to be punished.

[Khawaja Mohammud Safder]

Now another objection was taken that this poor man will not in jail for years. In this connection let us see the provisions of the Constitution. Any man who is arrested the police will have to produce him before a Magistrate within 24 hours. So where is the apprehension of the Leadr of the Opposition that he will rot in jail for years. It is totally unfounded. Further there will be regular trial, there will be evidence recarded, there will becross examination then the evidence can be discussed, then there will be appeal. It will not be easy for the Government to secure a conviction of a person. The Leader of the Opposition should know that in our Constitution even when a person is detained under the Defence of Pakistan Rules, the Government is bound to give him the Show Cause Notice within seven days. Then the case is to be placed before a Review Board consisting of two or three judges. They have to scrutinise the case within one month and if they find that the of Government is not in conformity with the law they can set the man free. The Leader of the Opposition must know that the utmost limit upto which a person can be detained in jail is eight months. Is he not aware of the fact that people like General Yahya Khan and General Abdul Hamid have been set free by the Supreme Court because they had been detained for more than eight months. These are the provisions of the Constitution which are available to every one so why do you fear and raise unfounded doubts and apprehensions. In any casc a man cannot be detained in a lock up for more than 24 hours without being produced before a Magistrate. So all these fears are groundless, and have no basis.

Now I come to the one lengthy amendment suggested by my friend. They want us to go to the Court and not the aggrieved party while they can go to the High Court. There is Article 199 of the Constitution. Everybody is aware of it. The article says :

> "199. Subject to the Constitution, a High Court may, if it is satisfied that no other adequate remedy is provided by law-
>
> (a) On the application of any aggrieved party, make an order-
>
> (i) Directing a person performing, within the territorial jurisdiction of the Court, functions in connection with the affairs of the Federation, a Province or a local authority to refrain from doing any thing he is not permitted by law to do, or to do any thing he is required by law to ; or
>
> (ii) Declaring that any act done or proceeding taken within the territorial jurisdiction of the Court by a person performing functions in connection with the affairs

of the Federation, a Province or a local authority has been done or taken without lawful authority and is of no legal effect ;

So an aggrieved persen can go to a High Court the very next morning and if the act of the Feedral Government is not in consonance with law and if we have over-stepped the limit the High Court is there to set aside our order. Then under Article 185 they can go to the Supreme Court.

So we believe in the rule of law. It is enshrined in the Constitution of ours hence why this impression and apprehension that the Government is going to ignore these provisions of law. We believe in the rule of law and can anybody in this House deny that this Constitution over-rides this Bill. It over-rides every other law. This law is subject to the Constitution. Then Khawaja Sahib says that you go to the court. Why should the other party not go to the court. The aggrieved person can go to a court within an hour of the issue of an order. Every thing and every remedy is provided for. So I think that these amendments are just unnecessary and uncalled for.

Mr. Chairman : Now I will put the question.

The question before the House is :

"That the Proviso to sub-clause 2 of clause 2 of the Bill be deleted."

(*The motion was negatived.*)

Mr. Chairman : The question before the House :

That after sub-clause (2) of clause 2 of the Bill, the following sub-clauses be added, namely :-

(3) Within seven days of the publication of the notification the Federal Government shall refer the case to the High Court having jurisdiction over the territory wherein the organization, intended to be declared illegal, operates and if it operates in areas beyond jurisdiction of one High Court, then the High Court having jurisdiction over the Federal Capital. If the Federal Government fails to make such a reference the notification abolishing the organization shall stand annullod.

(4) The High Court moved by the Federal Government shall immediately issue a show cause notice to the organization sought to be affected by the notification and shall after giving to the Federal Government and the organisation

[Mr. Chairman]

concerned an opportunity of proving their respective positions, give a finding on the allegations made by the Federal Government.

(5) Upon the High Court finding that the organization is capable of functioning as a military organization and has acted in a manner which manifestsits intention to function as a military organization, it shall declare its continued existence as illegal.

(6) Any party adversely affected by the order of the High Court may appeal to the Supreme Court whose decision in appeal shall be final."

(The motion was negaatived)

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! اگر اپ اجازت فرمائیں تو ۱۰ منٹ کا وقت دیں تا کہ نماز پڑھ لیں ۔

جناب چیئرمین :- میں اجازت دیتا ہوں ، پہلے آپ سے reject کروا لوں ۔

خواجہ محمد صفدر :- جناب نماز کا وقت ہے ۔ میں نے نماز پڑھنی ہے ۔

جناب چیئرمین :- اس بارے میں میں دوسرے معزز ممبران سے رائے پوچھتا ہوں ۔

راؤ عبدالستار :- جناب والا ، نماز مغرب کا وقفہ ہونے والا ہے ۔ اکٹھے نماز کے لیے وقت دے دیا جائے ۔

سردار محمد اسلم :- جناب والا ! ۱۰ منٹ وقت نماز کے لیے دے دیا جائے کیونکہ یہ نماز کا معاملہ ہے ۔

Mr. Chairman : This ties you and not Khawaja Sahib. At what time you feel inclined to adjourn now.

Mr. Abdul Qaiyum Khan : We have been sitting in the morning in the other House. This is not the only House that we have to attend.

Mr. Chairman : We are not having any session tomorrow or day after tmorrow.

Mr. Abdul Qaiyum Khan : We have here a very long Bill, the Anti-State Bill. 26th is Wednesday. It is very difficult that when the Bill is about to be passed my friend wants adjournment.

خواجہ محمد صفدر :-

یہ ہو سکتا ہے کہ میں نماز پڑھنے نہیں جاتا - لیکن یہ بل آج رات پاس نہیں ہو گا -

سردار محمد اسلم : اتنی دیر میں انھوں نے نماز پڑھ لینی تھی -

A Member : Let us adjourn for 10 minutes.

Mr. Chairman : Then we meet at quarter to five.

خواجہ محمد صفدر :- بالکل ٹھیک ہے -

Mr. Chairman : We adjourn now to meet at 4.45.

(The Senater adjourned to meet ogain at 3.45, m. p.)

Mr. Chairman : Now Clause 2 has to be put to vote. I put Clause 2. Those who are in favour of this Clause may say ayes. Now Clause 2 will be debated. Naturally that will stand part of the Bill. Now Clause 2 stands part of the Bill.

Khawaja Mohammad Safdar : You will put this question to the House.

Mr. Chairman : The question before the house is : That Clause 2 stands part of the Bill. Those who are in favour may say ayes and those who are against it may say no. Clause 2 stands part of the Bill.

You move your amendment Clause 3, Khawaja Mohammad Safdar.

Khawaja Mohammad Safdar : I beg to move that Paragraph A of Clause 3 be deleted.

Mr. Chairman : The motion before the house is that paragraph (a) of Clause 3 be deleted. Why not you put other amendments also Amendment No. 10 as also amendment No. 11, Amendment No. 13 Sub-Clause (a). Clause 3, 9, 10 and 11 amendment moved amendment to these three together.

Khawaja Mohammad Safdar : In his part A, Sir, I beg to move that in para of Clause 3 of the Bill the words that in paragraph (a) of Clause 3 of the Bill, the words and commas, "or is a member or adherent, or takes part in the activities, of any such organisation" occurring in the 3rd and 4th lines, be deleted.

Mr. Chairman : You did not table any amendment.

Khawaja Mohammad Safdar. No. 12 is mine.

Mr. Chairman : This has to be moved. I will now put the question. You move your amendment No. 11.

Mr. Tahir Mohammad Khan : Not moved. I am not moving, Sir.

Mr. Chairman : Not moving. Mr. Abdul Nabi Khan.

Mr. Tahir Mohammad Khan : He is also not moving.

Mr. Chairman : Then your amendment.

Mr. Tahir Mohammad Khan : This is withdrawn.

Mr. Chairman : The motion before the house is that in paragraph (a) of clause 3 of the Bill, the words and commas, "or is a member or adherent, or takes part in the activities, of any such organisation" occurring in the 3rd and 4th lines, be delated.

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! میری تمام ترامیم کے تحت ایک اصول ہے اور اس اصول کی بنیاد پر میں نے یہ ترمیم بھی جناب کی وساطت سے اس معزز ایوان میں پیش کی ہے وہ اصول یہ ہے جب تک کہ تنظیم کو خلاف ضابطہ اور خلاف قانون قرار نہیں دیا جاتا ہے ۔ اس وقت تک جو شخص تنظیم کے متعلق ہے ۔ وہ کسی جرم کا مرتکب نہیں کہلایا جا سکتا ہے ۔ میں جناب کی توجہ اس آئین کی طرف دلانا چاہتا ہوں ۔ جس کے متعلق ابھی ابھی محترم وزیر داخلہ نے کہا تھا کہ ہم پاکستان کے آئین کے خلاف کوئی بات کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں ۔ موٹا اصول ہے کہ Criminal law کے جرم کے بعد سزا دی جاتی ہے ۔ جرم سے پہلے سزا نہیں دی جا سکتی ہے ۔ قانون یہ تقاضا کرتا ہے کہ اگر میں چوری کرتا ہوں تو پھر مجھے سزا دی جائے ۔ اگر میں نے چوری نہیں کی ہے اور اس کی مجھے سزا دی جائے یہ تو کوئی قانون نہیں ہے ۔ اس کو کوئی قبول نہیں کرتا ۔ اس لیے جناب والا ! آئین میں ایک دفعہ ہے اور اس میں یہ رکھا گیا ہے ۔ کہ کسی شخص کو زمانہ سابق سے کیے ہوئے فعل یا بات کے متعلق سزا کرتے ہیں ۔ جس کو Retrospectivecation criminal کہا جا سکتا ہے civil rights created کیا جا سکتا ہے ۔ civil rights محدود بھی کیے جا سکتے ہیں ۔ یہ Jurispmdence ہے

جہاں تک criminal کا تعلق ہے ۔ وہ زمانہ سابق سے کوئی ایسا قانون نہیں بنانا چاہتے ہیں ۔ جس میں یہ Provide کیا گیا ہے ۔

جناب والا ! آئین کی اس دفعہ کی طرف توجہ دلاتا ہوں جن کو مستثنیٰ رکھا گیا تھا وہ صرف Treason کا قانون ہے ۔ جس کے متعلق کہا گیا ہے کہ ۱۹۶۵ء کے بعد جن لوگوں ، افراد یا جن جماعتوں نے آئین کی شقوں کی خلاف ورزی کی ہے ۔ یا اسے منسوخ کیا ہے ۔ یا اس ملک میں انقلاب برپا کیا ہے ۔ ان کے خلاف Treason ہے ۔ ایسا قانون بنانے کے لیے آئین میں یہ پرویزن رکھی گئی ہے کہ اس قسم کا اگر قانون بنا تو وہ Treason act بنا چکے ہیں ۔ اور اس لیے کوئی اور قانون ماسوائے Treason act کے اس میں provide نہیں کر سکتے کہ میں آج ایک فعل کرتا ہوں آج تو وہ جرم نہیں ہے کل آپ جب قانون بناتے ہیں تو اس میں اس قسم کا فعل جرم ہوتا ہے ۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں اور اس لیے وزیر داخلہ صاحب کی خدمت میں نہایت ادب سے درخواست کرتا ہوں

اور جناب والا ! آپ ذرا دفعہ نمبر 12 ملاحظہ فرمائیں اور یہ موجودہ کلاز ہے - جناب میں پڑھتا ہوں :-

"...No law shall authorise punishment (a) for an act of Commission that was not punishable by law at the time of the Act of Commission..."

اب فرمائیے کہ میں ایک Organization کا ممبر ہوں اور آپ جانتے ہیں کہ میں مسلم لیگ کا رکن ہوں - کل یہ notification سے فیصلہ کرتے ہیں کہ مسلم لیگ کے جتنے بھی رکن ہیں وہ مستوجب سزا ہیں اور اس کو کسی جرم کے متعلق پانچ سال سزا مل سکتی ہے - خواہ کوئی ممبر ہو - کوئی عہدیدار ہو تو پھر اس بات کے لیے تیار رہنا چاہیے کہ ہمیں پانچ سال سزا دے سکتے ہیں - اگر میں قصور وار ہوں تو ٹھیک ہے کہ مجھے سزا دی جائے -

لیکن جناب والا ! آرٹیکل نمبر ۱۲ آپ نے بنایا ہے - اس پر ذرا توجہ فرمائیں کہ جب میں نے کوئی جرم نہیں کیا لیکن اس کی سزا مجھے مل جائے - یا محض اس لیے کہ وہ تنظیم اچھی تھی یا بری تھی -

جو تجویز آپ کریں گے وہ قانون بن جائے گا - جو بھی سزا آپ تجویز کریں گے پانچ سال دس سال یا دس مہینے کریں - لیکن آج جب کہ میں ایک ایسی تنظیم سے منسلک ہوں جس کو کوئی قانون بھی خلاف ضابطہ قرار نہیں دیتا تو آپ مجھے کیسے سزا دے سکتے ہیں؟ میں جناب محترم وزیر داخلہ صاحب کی خدمت میں درخواست کروں گا کہ دفعہ ۱۲ کی طرف توجہ فرمائیں اور پھر دیکھیں کہ آیا sub clause (a) جو ہے - دفعہ کو attract کرتی ہے - کیا یہ عدالت میں جا کر Article (a) کی وجہ سے کالعدم قرار نہیں پائے گی ؟

دوسری amendment میں میں نے اس کلاز کی سختی کو کم کرنے کی کوشش کی ہے - اب جناب والا ! اس میں کہا گیا ہے - Forms تنظیم بنانے والا ، organizes منظم کرنے والا ، trains تربیت دینے والا ، equips سوٹے ڈنڈے سے مسلح کرنے والا ، خواہ محض اس کو وردی دی جائے اور Private organization capable of functioning or is a Member adhorent.

یعنی اس کا شخصی یا کوئی دور کا تعلق ہو adhere کرتی ہے - تعلق دور کا ہے یا نہیں اس کا کوئی organizer ہے - یا اس کو بنانے والا ہے یا اس کا رکن بھی نہیں ہے - صرف adherent ہے - یعنی جناب والا ! کوئی پرانا مسلم لیگی ہے - وہ باقاعدہ رکن نہیں ہے ممبر نہیں ہے - اس قسم کی تنظیم سے لا تعلق ہے - میں اپنی جماعت کی مثال دیتا ہوں - لیکن ان سے بات کی جائے تو وہ کہتے ہیں کہ میں مسلم لیگ کا نام لیوا تھا - ممبر نہیں تھا - وہ آج بھی مسلم لیگ کی Idealogy کی adherent کرتا ہے - کیا وہ بھی سزا کے قابل مواخذہ ہے - الفاظ یہ ہیں - Or is a member, or adherent or takes part in the activities of any such organization. جو لوگ اس قسم کی organization کو organize کرتے ہیں ، منظم کرتے ہیں ، اس کو equip کرتے ہیں - اس کو training دیتے ہیں - ان کو قابل مواخذہ سزا ہے - ان گذارشات کے ساتھ میں آپ کی خدمت میں عرض کروں گا - میں پہلی بات پر زیادہ زور دینا چاہتا ہوں -

Mr. M. Zahurul Haq : Mr. Chairman sir, may I have the permission to speak on this? In support of the observations of my learned friend, Khawaja Sahib, I think the basic confusion in clause 3 (a) and (b) is this, that the framers of the law have confused preventive actions with punitive actions. Clause 3 (a) is preventive, it contemplates that in future things like that should not happen, whereas the punishment is a punitive thing. A distinction between offence committed under the ordinary law and preventive proceedings is there like the Defence of Pakistan Rules. A man who is indulged in prejudicial activities or likely to indulge in prejudicial activities is detained under the preventive provisions. He is not tried and he is not found guilty, and then given the punishment. This is a basic fallacy with this provision, that 3 (a) is preventive. How can there be a punishment in terms of imprisonment as a result of finding him Guilty? I appeal to your judicial experience, Sir, that this is a very valid argument of my learned friend. Coupled with that, I submit that 3 (a) is proventive. How can a man be given three years' R.I. and a fine if he is likely to form an organisation which is likely to be hit by Article 256 and the corresponding law under contemplation? Sir, they cannot be reconciled together. Therefore, if the law, the Bill under discussion is proposing a punishment of imprisonment of fiive years, it is for those cases which have been declared through a notification, then the members of that organisation have been proved to be connected with that, and then they have been found guilty and they will be given 5 years' imprisonment. How can a person be got hold of under (a)? Therefore, in addition to the retrospection part referable to fundamental rule 10. 12, I would also submit that there is a basic lack of understanding on the part of the draftsmen as far as (a) and (b) are concerned. (a) cannot function and as a matter of fact it will create such a confusion at the time of trial. How to convict a person under (a)? There is no notification; prior to the notification there was no organisation. So I submit that in support of the amendments, I appeal to the learned Minister for Interior with his legal acumen and knowledge, to concede on the point and allow this amendment and of course they can have the preventive law also for the organisations which are hit by Article 265.

Mr. Chairman : Yes, honourable Minister.

Mr. Abdul Qaiyum Khan : Sir, I have heard to the arguments of two very learned and experienced and talented lawyers. The first contradiction in their arguments is that while Khawaja Mohammad Safdar said that this is hit by the provision that it punishes acts which had been done before this law comes into force, that is retrospective. He agrees with me that I have

undorstood him correctly. Now my young friend on the other hand says that this punishes future actions, and I think he is quite right. Because the words are "whoever forms" not "whoever has formed", and... organises, trains or equips a private organisation capable of functioning. If these had been the words then Khawaja Safdar's objection would have been valid. Now, the thing is that there is nothing wrong with this because this 3 (a) cannot be torn out of the context. It has to be taken as a whole, the whole Bill has to be read as a whole. First of all it is under Article 256 of the Constitution and that sets the limits within which this law can function. This is No. 1, Number two, it says "It shall come into force at once", and there is no question of its being applied retrospectively. It will he prospective in operation. Now, there fore, nobody can be punished without a notification, because the words used are "forms", in future, "organises trains, or at the time of notification it is in existence, in spite of the notification or equips a private organisation capable of functioning as a military arganisation. Now that brings it within Article 256 of the Constitution, and that means a notification is an absolute necessity before any action is taken. No action will be taken under either (a) or (b) before a notification is published. That is quite clear because of 256 and then we have the provisions of notification. Notification shall be published in the official Gazette while declaring it illegal. It will give the reasons therefore. Then if it in still in action, then (a) and (b) are attracted and then it will not be the Executive which will push him into jail. Then the case will go to the court and courts will look into the matter. So there is nothing wrong in it.

Mr. Chairman: Yes. Now I will put the question. Amendment No. 9. The question is -

That paragraph (a) of clause 3 be deleted.

(The Motion was Negatived)

Mr. Chairman: Now I am putting the other amendments also.

Amendment No. 10. The question before the House is that......

(Interruptions)

Mr. Abdul Qaiyum Khan: The earlier amendments have been thrown out, this is a part of it.

Mr. Chairman: Let me read the whole thing.

Motion moved :

Mr. Chairman :

That in paragraph (a) of clause 3 of the Bill, the words and commas, "or is a member or adherent, or takes part in the activities, of any such organisation" occurring in the 3rd and 4th line, be deleted.

(*The motion was negatived*)

Now we move to the next. It has been withdrawn.

Khawaja Mohammad Safdar : I would suggest to you that 12, 13, 14, 15 and 16 be moved together.

Mr. Chairman : You can move all these from 12 to 16.

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I beg to move :

That paragraph (b) of clause 3 of the Bill be substituted by the following, namely :

"(b) After the issue of the notification under section 2 continues to function as a member or adherent or takes part in the activities of any such organisation."

And 13 not concerned with me.

That in clause 3 of the Bill the word "punishable" occurring in the 10th line the words "liable to be punished" be substituted.

That in clause 3 of the Bill between the words "with" and "imprisonment" occurring in the 10th line, the word "simple" be inserted.

That in clause 3 of the Bill for the words "five years and with fine" occurring at the end the following be substituted, namely :

"two years or fine which may extend to two thousand rupees."

Mr. Chairman : What about amendment No. 13 ?

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I am not moving that amendment.

Mr. Chairman : You are not moving. He is absent. So this amendment not moved.

Motion moved :

Mr. Abdul Qaiyum Khan : All amendments are opposed.

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! اگر آپ اجازت دیں تو پندرہ منٹ کے لیے نماز کا وقفہ کر دیا جائے ، سوا پانچ بج رہے ہیں ؟

جناب چیئرمین : ابھی تو سوا پانچ میں تین منٹ باقی ہیں ۔

جناب عبدالقیوم خان : *اگر آپ ہمیں accommodate نہیں کریں گے تو پھر ہم بھی اپ کو accommodate نہیں کریں گے ۔

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! مجھے افسوس ہے کہ وزیر داخلہ ناراض ہو رہے ہیں ۔ ان ترامیم سے میری مراد یہ ہے کہ اس قانون کو اور بل کو اس حد تک محدود کریں گے کہ جو لوگ اس نوٹیفیکشن کے بعد اس سے وابستہ رہے ہیں انھیں سزا دی جا سکے اور چودہ میں ہم نے Shall be punished کی بجائے Shall to be punished لکھا ہے ، اس کی وجہ یہ ہے کہ Liable to be punished سے مراد آپ مجھ سے بہتر جانتے ہیں ۔ اس کو اگر عدالت مجرم سمجھ لے تو اس کے لیے سزا لازمی ہو جائے گی اور اگر میرے الفاظ قبول کیے جائیں تو اس سے عدالت نرم سلوک بھی کر سکتی ہے کہ اس کو سزا نہ دے ۔ اس قانون کا مقصد پورا ہو سکتا ہے ۔ اور آخر میں میں نے یہ تجویز کی ہے بجائے یہ لکھنے کے کہ Qualify Shall be punished with inprisonment of اسے five years کر دیا جائے تو اس کی سزا بلا مشقت ہوگی اور پانچ سال کی بجائے ۲ سال کی سزا یا ۲ ہزار روپے جرمانہ ہوگا ۔

Mr. Chairman : The question is :

(The motion was negatived)

Now I put the clause. The question is :

"That clause 3 stands part of the Bill."

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : Now 17 is the last amendment.

Khawaja Mohammad Safdar : Sir I beg to move.

"That after clause 3 of the Bill, the following new clause be added, namely :

"4. The Federal Government shall after every six months consider the propriety of the continuation of the notification issued under section 2 and if it does not after any such period withdrew the notification it shall immediately refer the case to the Tribunal provided in clause (4) of the Article 10 of the Constitution and if within one month of such reference the Tribunal does not find that sufficient cause exists for the continuation of the notification, the notification shall stand abrogated and the organisation shall stand revived."

---

* Speech not Corrected by the Honoable Member.

Mr. Chairman : Motion moved :

"That after clause 3 of the Bill, the following new clause be a dded, namely :

"4. The Federal Government shall after every six monhst consider the propriety of the continuation of the notification issued under section 2 and if it does not after any such period withdrew the notification it shall immediately refer the case to the Tribunal provided in clause (4) of the Article 10 of the Constitution and if within one month of such reference the Tribunal does not find that sufficient cause exists for the continuation of the notification, the notification shall stand abrogated and the organization shall stand revived."

Mr. Abdul Qaiyum Khan : I oppose it.

Mr. Chairman : Khawaja Safdar.

Khawaja Mohammad Safdar : I will not speak.

Mr. Chairman : The question is :

"That after clause 3 of the Bill, the following new clause be added, namely :

4. The Federal Government shall after every six months consider the propriety of the continuation of the notification issued under section 2 and if it does not after any such period withdrew the notification it shall immediately refer the case to the Tribunal provided in clause (4) of the Article 10 of the Constitution and if within one month of such reference the Tribunal does not find that sufficient cause exists for the continuation of the notification, the notification, shall stand abrogated and the organization shall stand revived."

(*The motion was negatived*)

Mr. Chairman : The amendment is rejected.

Mr. Chairman : The House stands adjourned for *Maghrib* prayers to meet again at 5.40 p.m.

———

(*The Senate then adjourned till forty minutes past five of the clock*).

———

(The Senate reassembled after Maghrib prayers).

M. Chairman : The quesion now before the House is :

"That clause 4 forms part of the Bill".

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : The question before the House is :

"that clause 5 form part of the Bill".

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : Now short title and preamble. The question before the House is :

"That the Short Title and preamble do stand part of the Bill."

(The mootion was adopted)

Mr. Abdul Qayum Khan : I beg to move the Bill to abolish, and provide a penalty for the formation of, certain organisations prohibited by the Constitution : The Private Military Organisations (Abolition and Prohibition) Bill, 1973, be passed.

Some Mebers : Passed.

Mr. Chairman : The question before the House is :

That the Bill to abolish, and provide a penalty for the formation of, certain organizations prohibited by the Constitution. The Private Military organizations (Abolition and Prohibition) Bill, 1973, be passed.

Some Members : Opposed, Sir,

Mr. Chairman : One minute. I would like to find out whether the Interior Minister wants to speak on it.

Mr. Abdul Qaiyum Khan : No, Sir.

Mr. Kamran Khan : Mr. Chairman.

Mr. Chairman : Yes Mr. Kamran Khan.

Mr. Kamran Khan : Mr. Chairman, Sir, during the first reading of the Bill I submitted that all political parties in Pakistan have their voluntary organizations to keep discipline in public meetings. I also said, Sir, that if a voluntary organization of a particular party is banned on the eve of election then that party would be crippled. Now, Sir, that situation

[Kamran Khan]

can arise we go to a court of law, the voluntary organization is banned, the party is crippled, it cannot hold its public meetings the way it wishes to with the result that the party is put at a disadvantage as against the ruling party and the party loses election on that score alone.

Now, Sir, there is no remedy available in the election law for that party to go and seek redress. Our chequered history of the last 26 years is replete with such instances where the ruling parties have misused their power against their opponents. I do not wish to go into details to generate unnecessary heat in this House, Sir. This Bill which is before the House is absolutely unnecessary. You have got so many other laws under which you can check the activities unlawful activities of parties and organizations. Some of my friends during the first reading observed that we lost East Pakistan becuase we did not have such laws.

Mr. Abdul Qaiyum Khan : Point of order, Sir. This is the third. reading. At this stage it is not relevant to refer to East Pakistan and the loss of East Pakistan. He should confine himself to the submission of arguments either in support of the Bill or for the rejection of the Bill. The rule is that in making a speech a member shall not refer to the details of the Bill further than is necessary. Only broad things, few things have to be mentioned. He cannot repeat the same issues.

Mr. Chairman : Yes Mr. Kamran Khan.

Mr. Kamran Khan : Sir, this is a very pertinent point that I am trying to make.

Mr. Chairman : But this point has been repeated again and again. We have been hearing about East Pakistan since the session started. We have heard many things about East Pakistan.

Mr. Kamran Khan : I want to prove the futility of such laws in the context of loss of East Pakistan. They said that since the Government did not have the power to curb the activities of MUKTI BAHINI, East Pakistan was lost. If these laws were there, if the Government had the power then the activities of Mukti Bahini would have been checked in time.

Mr. Chairman : Please confine yourself to this very Bill.

Mr. Kamran Khan : For the information of those people I would submit that you had martial law in those days. You did not need these laws. They are not as stringent as the martial law. So if the martial law

could not check the activities of MUKTI BAHINI how would such a law, this law would help us. This is my submission. This is absolutely unnecessary. This is just to create unnecessary tension in the country, to spoil the political atmosphere of the country, to create mis-understanding between different parties, between different people belonging to different areas. It is absolutely unnecessary, it is not in the interest of the country, it is not in the interest of the nation and with these words I oppose this Bill.

Mr. Chairman : Yes Leader of the Opposition.

جناب محمد ہاشم غلزئی : جناب والا ! میں تین چار پہلوؤں سے اس بل کی مخالفت کروں گا - سب سے پہلی بات یہ ہے کہ یہ بل آئین کی دفعہ ۱۶ ، ۱۷ کی خلاف ورزی کرتا ہے - آئین جو ابھی پاکستان کے اس معزز ایوان نے پاس کیا - اس میں عوام اور پبلک کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ پولیٹکل پارٹی ایسوسی ایشن قائم کرے کیونکہ جمہوری ممالک میں معاشرہ قائم کرنے کے لیے سیاسی پارٹیوں کا وجود نہایت لازمی ہوتا ہے - جمہوریت یا جمہوری حکومت کا function ہی نہیں ہو سکتا ہے - جب تک حزب اختلاف موجود نہ ہو - وہ تعمیری اور edecutive نکتہ چینی نہ کرے - یہ اختیارات آئین کی دفعہ ۱۶ ، ۱۷ میں عوام کو حاصل ہوئے ہیں - جس کے لیے موجودہ حکومت بلند بانگ دعویٰ کرتی ہے کہ ہم نے اس ملک کو جمہوری ائین دیا - جو کچھ دیا ہے - واپس لیا جا رہا ہے - عوام کے جمہوری حقوق پر ڈا کہ ڈالنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں - اس کے بعد میں یہ عرض کروں کہ یہ نہ صرف موجودہ آئین کی روح کے خلاف ہے - اس کی روح اور natural justice کے بھی خلاف ہے - انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ تمام ملک میں عوام کو اپنی مشکلات کا اظہار کرنے ، اپنا نکتۂ نظر اپنے آقا مالک کے سامنے پیش کرنے کے لیے organization یا سیاسی جماعتیں قائم کرنی چاہئیں - مگر اس قانون سے حزب اقتدار یقینی طور پر یہ کوشش کرے گی کہ وہ عوام کو یہ موقع نہ دے کہ وہ اپنے جائز حقوق کی ترجمانی کے لیے آواز بلند کر سکیں - وہ یہ کوشش کریں - جیسا کہ دو سال کی تاریخ سے ظاہر ہے کہ وہ اس ملک میں جس کو مملکت پاکستان کہا جاتا ہے - جسے بیش بہا قربانیوں کے بعد حاصل کیا - اس ملک میں عوام کے جمہوری حقوق پر ڈا کہ ڈالا جائے -

اس کے علاوہ ایک اور پہلو سے بھی یہ قانون قابل مذمت ہے اور جس انداز میں اسے پیش کیا گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ملک میں حکمران ٹولے کا خیال ہے کہ وہ ون پارٹی حکومت یا ایک آمرانہ حکومت یہاں قائم کرے یا یہاں ہر ایک فسطائی نظام قائم کرنے کے سلسلے میں فضا ہموار کرے تو یہ قانون جمہوریت کی نفی کرتا ہے اور آمرانہ نظام کی فضا اس کے ذریعے سے یہاں پیدا ہوتی ہے اس لیے ہر ایک شہری کو جس کی جمہوریت اساس ہو اس قانون کی مخالفت کرنا چاہیے - اس کے علاوہ جناب والا! میں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ اس قسم کے قانون سے ملک کو کبھی فائدہ نہیں پہنچ سکتا - تشدد سے تشدد پیدا ہوتا ہے اور اگر حزب اقتدار یہ کوشش کرے کہ وہ عوام کے جمہوری حقوق پر قدغن لگا دے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جمہوری طاقتوں کی قدریں انڈر گراونڈ چلی جائے گی جس کا قدرتی اور لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ اس ملک میں افراتفری پیدا ہو جائے گی تو جناب والا ! چونکہ میں جمہوریت کا قائل ہوں اس لیے انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ اس ایوان میں قوانین ایسے وضع کیے جائیں جن کے ذریعے سے ہر ایک شہری

[Mr. Mohammad Hashim Ghilzai[

کو اپنے جمہوری حقوق محفوظ نظر آئیں اور وہ اس دائرے میں رہ کر اپنے جمہوری حقوق حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ جناب والا! جیسا میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ یہ قانون مارشل لاء ریگولیشن سے کم نہیں ہے۔ مارشل لاء ریگولیشن میں بھی پہلے تو کنوکشن کا اعلان کیا جاتا ہے اس میں پہلے سزا دی جاتی ہے اور پھر ملزم سے کہا جاتا ہے کہ تم اپنی صفائی پیش کرو حالانکہ انصاف کا تقاضا یہ ہوتا ہے کہ جرم کرنے کے بعد جب تک عدالت سے کوئی ملزم ہو ہم اسے مجرم ہی کہتے ہیں جب تک کسی ملزم پر جرم ثابت نہیں ہوتا ہے اس وقت تک اسے معصوم سمجھا جاتا ہے۔ یہاں پر یہ حق چھین لیا گیا ہے اور notification کے ذریعے سے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ تم قابل گردن زدنی ہو اگر تم کو اپنی معصومیت کا ثبوت دنیا ہے تو تم ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ میں جاؤ اور ثابت کرو کہ تم معصوم ہو۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ ہر رکن کو، ہر شخص کو یہ حق دیا جائے کہ وہ اپنی صفائی قانوناً طریقے سے ابتدائی عدالت میں پیش کرے اور ابتدائی درجے سے لے کر سپریم کورٹ تک جو اپنی صفائی پیش کر سکے چونکہ جناب والا اس میں یہ چیز نہیں ہے بلکہ کوشش یہ کی گئی ہے کہ اسے مارشل لاء ریگولیشن جس کے تحت گزشتہ بارہ تیرہ یا چودہ سال سے اس ملک پر نافذ کیا گیا ہے اس مارشل لاء ریگولیشن کے ذریعے اس ملک کی جمہوری فضا کو کافی نقصان پہنچ چکا ہے۔ جس کے نتیجے میں مختلف صوبوں کے درمیان نفرت پیدا ہو گئی ہے یہی وہ اسباب تھے جس کے نتیجے میں پاکستان کا آدھا حصہ ہم سے کٹ گیا اور ان طاقتوں کو موقع مل گیا کہ وہ بنگلہ دیش کو ہم سے علیحدہ کرا سکیں آج بھی یہی طاقتیں اس ملک کے بقیہ حصے میں موجود ہیں اور جب وہ دیکھیں گی کہ ہم قانونی طور سے انصاف حاصل نہیں کر سکتے تو ان کی ہمت افزائی ہو گی اور یہ طاقتیں وہی طریقے اختیار کریں گی جو بنگلہ دیش میں اختیار کیے گئے تھے یہی چیز اس ملک کے مفاد میں اور اس ملک کی سالمیت اور استحکام کے لیے نقصان دہ ہے۔ جناب والا! میں حیران ہوں کہ موجودہ حکومت کو ایسے قوانین اور ایسے سخت طریقے اور یہ ناجائز قانون پاس کرنے کی ضرورت کیوں پڑی جب کہ اب بھی یہاں پر اس قسم کے بہت قوانین رائج ہیں مثلاً ڈیفنس آف پاکستان رولز ہے یا سیفٹی مینٹیننس آرڈیننس ہے۔ جناب والا! میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ آپ کو آئین کی دفعہ ۲۵۶ کے تحت قانون بنانے کا حق حاصل ہے اس دفعہ کے تحت آپ قوانین بنا سکتے ہیں۔ قانون بنانے کا جو اختیار دیا گیا ہے اس کے نتائج آپس میں میل و محبت پیدا کرنے کے لیے ہوں تو بہتر ہے لیکن موجودہ قانون پر جو نفرت پیدا کرے گا، اس کے پاس کرنے پر مجھے اعتراض ہے۔ قانون اس طریقے سے پاس کیا جانا چاہیے جس سے عام تاثرات یوں ہوں کہ ہر ایک کو انصاف ملے ہوتا یہ ہے کہ آدمی پر پہلے فرد جرم عائد کی جاتی ہے اس کے بعد معصومیت کے اظہار کا اسے موقع دیا جاتا ہے لیکن اگر مجرم ثابت ہوتا ہے تو اسے سزا ملتی ہے۔ لیکن یہاں آپ نے شروع سے ہی اس کو مجرم قرار دے دیا ہے چنانچہ جناب والا! مجھے اس طریقے پر عتراض ہے۔ آپ لوگوں نے اسے ظالمانہ انداز میں پیش کیا ہے کہ پہلے آپ فیصلہ کرتے ہیں کہ تم قابل گردن زدنی ہو میں کہتا ہوں کہ یہ حق کہ تم قابل گردن زدنی ہو ایگزیکیٹو کو نہیں دینا چاہیے بلکہ یہ حق عدلیہ کو ملنا چاہیے یہاں یہ حق عدلیہ کو نہیں دیا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس سے زیادہ اور ظالمانہ قانون کیا ہو سکتا ہے۔ پھر ایسے وقت جب کہ اس ملک میں ایسے قوانین بھی موجود ہیں بعض علاقوں میں ایف سی آر نافذ ہے یا بعض جگہ اسپیشل پرویژن آرڈیننسز یا اس قسم کے دیگر قوانین موجود ہیں تو ان قوانین کی موجودگی میں آپ ۲۵۶ کی دفعہ کر یا اس کی روح کے مطابق یہاں قوانین

لے آتے تو اچھا تھا ۔ مارشل لاء ریگولیشن کے طریقے سے ہم سے آپ یہ قوانین پاس کراتے ہیں اور ہم سے دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم جمہوری نظام یہاں لا رہے ہیں اور عوام کی خدمت کرنے کا آپ اعلان کرتے ہیں ۔ بس اس طریقے پر جناب والا ! مجھے اعتراض ہے ۔ چنانچہ جناب والا ! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ظالمانہ انداز میں اس بل کو پیش کیا گیا ہے اس میں عوام کے جمہوری حقوق پر ڈاکہ ڈالا گیا ہے اور اس سے پاکستانی عوام مجبور ہو کر ، جب ان کو یہ معلوم ہوگا کہ یہاں پر آمرانہ اور تسلطائی نظام کی فضا پیدا کی جا رہی ہے تو اس سے عوام بددل ہوں گے ۔

جناب احمد وحید اختر : جناب والا! فاضل مقرر کی تمام تر تقریر اس انداز میں ہو رہی ہے جیسے کوئی پولیٹیکل پارٹی پروہیشن بل ہمارے سامنے ہو ۔ بار بار ذکر جمہوری نظام کا آ رہا ہے جناب والا ! یہ بل پرائیویٹ ملٹری آرگنائزیشن کے متعلق ہے اور کوئی ملک یا اس کا کوئی قانون پرائیویٹ ملٹری آرگنائزیشن کی اجازت نہیں دیتا ہے ۔

Mr. Abdul Qaiyum Khan : The honourable Leader of the Oppoition has made a misstatement. Nobody can be punish except by due process of law by a court of law. No body can be sent to jail without regular trial, in a court of law under this Act. What else you want?

جناب محمد ہاشم غلزئی : میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس میں میری امنڈمنٹ ہے ۔

جناب چیئرمین : آپ اپنی بحث جاری رکھیں لیکن اس روشنی میں کہ بل کی اصلیت کیا ہے ۔

جناب محمد ہاشم غلزئی : تو میں یہ عرض کر رہا تھا اس میں میں لفظ ظالمانہ اس لیے کہتا ہوں ...

جناب چیئرمین : لفظ ظالمانہ ذرا کم استعمال کیجئے بلکہ جابرانہ کیجیے یہ ٹھیک ہوگا کیونکہ لفظ ظالمانہ غیر پارلیمانی ہے ۔ جابرانہ درست ہے ۔

جناب محمد ہاشم غلزئی : بہت اچھا جناب ۔ انصاف کا تقاضا یہ ہوتا ہے کہ ملزم کو اپنی صفائی پیش کرنے کا موقع دیا جائے ۔ اور وہ عدالت میں آ سکے ۔ لیکن یہاں پہلے سے ہی مجرم قرار دیا گیا ہے آپ پہلے notification کے ذریعہ سے کہتے ہیں کہ یہ پارٹی baned ہے ۔ یک طرفہ طور پر میں یہ کوشش کر رہا ہوں کہ یہ حق executive سے لے کر عدالت کو حاصل ہے ایک تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس قسم کے قوانین سے پاکستانی عوام کو فائدہ نہیں پہنچتا اور وہ یہ تصور کریں گے کہ یہاں پر انصاف حاصل کرنے کے لیے گنجائش نہیں ۔ وہ یقینی طور پر underground activities ہوں گی اور جس سے اس ملک کی سلامتی کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے ۔ تو میں نہایت ادب سے ان کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ قوانین بناتے وقت آپ اس بات کا خیال رکھیے کہ آیا یہ قانون چل سکتا ہے ۔ اس کی ضرورت ہے یا نہیں کہ ایسا قانون کیوں بنایا جائے جو نہ چل سکتا ہو؟ اور جس سے اور بھی انتشار پیدا ہو سکتا ہے تو اس قسم کا قانون نہ بنائیں تو بہتر ہے ۔ ان وجوہات کی بنا پر میں چاہتا ہوں کہ وہ اس بل کو واپس لے لیں ۔

مفتی ظفر علی نعمانی : جناب چیئرمین ! میں بہت اختصار سے گذارش کروں گا ۔ اس قانون کے بارے میں جو بنایا گیا ہے ہمیں ایک بنیادی چیز دیکھنی ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم

[Mufti Zafar Ali Namani]

مسلمان ہیں اور مسلمان کی روح میں جہاد داخل ہے اور اس کے لیے ضروری ہے کہ جس طریقے سے ، جس عنوان سے بھی ہو - فوجی تربیت حاصل کی جائے - یعنی بندوق کا چلانا ، تلوار کا چلانا ، تیروں کا چلانا جو بھی اسلحہ رائج ہو - اس کو چلانا سیکھا جائے تو اس لیے میں یہاں علامہ اقبال کا شعر عرض کرتا ہوں ع

تیغوں کے سائے میں ہم پل کر جواں ہوئے ہیں

خنجر ہلال کا ہے ، قومی نشاں ہمارا

یعنی ان کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان بچہ جو پیدا ہو اس کو اسلحہ کی تربیت سکھائی جائے - اسلام کی روح بھی یہی ہے اور یہ ملک کی ضرورت کے لیے بھی ہے - یہ چیزیں نہایت ضروری ہیں - مگر اس بل کے پاس ہو جانے کے بعد اس کے نافذ ہو جانے کے بعد جو لوگ مجرم طبع کے ہیں - ان کو تو خطرہ ہے باقی جو نیک طبع لوگ ہیں اور جو قانون سے بچ بچ کر پھونک پھونک کر قدم رکھتے ہیں - وہ میرے خیال میں چھوٹے چھوٹے جو لوک سیاسی ادارے بناتے ہیں - جیسے کھیل کود کے اکھاڑے اس قسم کے لوگ بھی محتاط ہو جائیں گے اور اس طرح کی چھوٹی بڑی تربیت جو ہمارے ہاں ہوتی ہے یہ چیزیں بھی ختم ہوجائیں گی - قانون بنانے کا مقصد مسلمانوں کے لیے کیا ہوتا ہے - وہ یہ ہوتا ہے کہ جس سے قوم کو نفع پہنچے قوم کو فائدہ پہنچے عوام کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو - میں ایک بہت مختصر اور چھوٹی سی مثال پیش کرتا ہوں کہ سید نا حضرت فاروق نے یہ قانون بنایا کہ فوج میں جو تربیت دی جاتی ہے - ان سب کے لیے وظیفے مقرر کیے گئے فوجیوں کے بچے جب تک ماں کا دودھ نہیں چھوڑتے اس وقت تک کے لیے ان کا وظیفہ مقرر کیا جاتا تھا - ایک رات کو سید نا فاروق ایک مرتبہ گشت کر رہے تھے - ایک گھر سے بچے کے رونے کی آواز آئی - آپ ٹھہرے اور دکھ ہوا اس کے بعد وہ آگے گزر گئے - دوبارہ پھر واپس آئے دیکھا کہ بچہ پھر رو رہا ہے - کچھ دیر ٹھہرے پھر دوسری طرف نکل گئے - کچھ وقت کے بعد پھر دیکھا کہ بچہ بدستور رو رہا ہے اور انہیں بڑا غصہ آیا اور انھوں نے اس گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا اور کہا کہ بھائی کیا بات ہے - بچہ کیوں رو رہا ہے اس کو چپ کراؤ تو ایک عورت نکلی - اس نے برجستہ کہا کہ میرے ظلم کی وجہ سے نہیں رو رہا ہے بلکہ قانون کے ظلم کی وجہ سے رو رہا ہے - یہ بات سنتے ہی حضرت سید نا فاروق کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی اور گھبرا گئے کہ میں نے کون سا ایسا قانون بنایا ہے - جس کی وجہ سے یہ ظلم ہو رہا ہے تو بچے کی ماں نے کہا کہ جو وظیفہ مقرر کیا گیا ہے - اس میں سے مشکل سے خرچ چلتا ہے - میں چاہتی ہوں کہ بچہ دودھ پینا چھوڑ دے اور روٹی کھانا سیکھ جائے تاکہ میں اس کو دودھ سے الگ کردوں - یہ سننے کے بعد حضرت فاروق نے آکر زارو قطار رونا شروع کیا - صبح ہوتے ہی مجلس شوریٰ بلائی اور فوراً اسی وقت اس قانون کو بدل دینے کا حکم دیا -

سردار محمد اسلم : پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا ! اس بل پر کوئی بات نہیں ہو رہی ہے - یہ تو Compensation کی بات کر رہے ہیں کہ اس لیے میں عرض کرتا ہوں کہ وہ فوج کے Minister کو کہہ دیں کہ وہ ان کو دودھ Supply کر دیں -

Mr. Abdul Qaiyum Khan : This is absolutely against the rules and has nothing to do with the provision of the Bill.

مفتی ظفر علی نعمانی : میں وزیر داخلہ سے مختصر سے مختصر درخواست کروں گا جناب چیئرمین ! اگر آپ کہتے ہیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب چیئرمین : کچھ بل کے متعلق کہیے -

مفتی ظفر علی نعمانی : بس جناب والا - میں اس قانون کے بننے کی مخالفت کرتا ہوں -

جناب طاہر محمد خان : پوائنٹ آف پرسینل ایکسپلینیشن جناب والا ! میں پوچھنا چاہتا ہوں - کیونکہ خواجہ صاحب بھی موجود ہیں - کہ کیا یہ آداب میں سے ہے کہ جب لیڈر آف دی اپوزیشن بول چکے ہوں تو پھر اس کے بعد کسی ممبر کو تقریر کرنے کی ضرورت ہے - کیا یہ پارلیمنٹ کے آدب میں سے ہے ؟

جناب چیئرمین : آداب اور ہیں رول اور ہے - آداب آپ کے ہاتھ میں رول میرے ہاتھ میں ہے - اگر قانون شکنی کریں گے تو میں ان کو سمجھاؤں گا - اگر آداب کی خلاف ورزی کریں تو آپ سمجھائیے -

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! محترم وزیر داخلہ نے اس بات پر پہلے بھی بڑا زور دیا اور آج بھی یہ کہتے ہیں اس قانون کا مقصد اور مدعا اور اس کا استعمال اس طرح نہیں ہوگا کہ کسی شخص کو ایسی سزا دی جائے سزا عدالت دے گی - اس میں کوئی شک نہیں ہے انہوں نے بجا فرمایا ہے کہ اس قانون کی دفعہ ۳ کے تحت جو سزا تجویز ہوتی ہے وہ عدالت ہی دے گی کوئی وزیر صاحب یا انتظامیہ کا کوئی افسر فیصلہ نہیں کرے گا - لیکن جناب والا ! میرے محترم وزیر داخلہ صاحب خوب جانتے ہیں کہ اس مختصر سے بل جس کی دراصل دو دفعات ہیں - ایک میں تعریف دی گئی ہے - دوسری میں سزا تجویز کی گئی ہے دو دفعات ہیں - دراصل جن پر بات کی جانی چاہیے اگر کوئی شخص جماعت کارکن ہوگا تو موجودہ ثبوت نہیں - عدالت اس میں ترمیم بھی نہیں کر سکے گی - اس لیے ہم سمجھتے ہیں کہ بار بار دہرانا کہ سزا عدالت دے گی - اس کی ضرورت نہیں ہے - حضور والا ! تیسری خواندگی کے دوران میں اس مؤقر ایوان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس قانون کو وضع کرنے کی قطعی طور پر ضرورت نہیں ہے - اس کا جواب اس سے پہلے بھی محترم وزیر داخلہ دے چکے ہیں - کہ اگر ہم یہ قانون نہ بنائیں تو دفعہ ۲۵۶ کا کیا کیا جائے ؟

جناب والا ! میں یہ عرض کرتا ہوں کہ آرٹیکل ۲۵۶ کی ضروریات اور مقصدیات کو پورا کرنے کے لیے محترم وزیر داخلہ صاحب کا ارشاد ہے کہ یہ قانون بنانا از بس ضروری ہے - یہ قانون کیا ہے ؟ ایک محدود سا قانون ہے کہ جو فوجی قسم کی تنظیمیں بنائی جائیں گی یا جو بطور فوجی تنظیم کے عمل کرنے کے قابل سمجھی جائیں گی ان پر یہ قدغن ہوگی ان پر یہ سزا ہوگی - اس کے لیے ضروری نہیں کہ وہ ایک خاص وردی پہنیں اور اس کے لیے یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ وہ ہر روز شام کو dril کریں اور اس کے لیے یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ کسی چاند ماری پر جا کر نشانہ بازی کریں - ایسی کوئی ضرورت نہیں ہے - جس کو capable سمجھا جائے گا کہ یہ اس پر عمل کر سکتی ہے - جس کے متعلق ایسے امکانات ہوں گے کہ وہ ایک ایسی فوجی تنظیم کی حیثیت سے عمل پیرا ہوسکتی ہے یا اس کے خلاف یہ قانون نافذ کیا جا سکتا ہے اور اس کو بروئے کار لایا جا سکتا ہے حضور والا ! وزیر داخلہ صاحب میرے نکتۂ نظر سے یقیناً اتفاق فرمائیں گے کہ جب تک

یہ واقعات ان کے ذہن میں نہ ہوں - تسلی تو حکومت کی ہوتی ہے کہ کوئی جماعت سیاسی ہو یا غیر سیاسی ہو ، سماجی ہو یا کسی اور قسم کی ہو اس کے متعلق یہ فیصلہ کریں کہ یہ بطور فوجی تنظیم کے function کرنے کی اہل ہے - یا function کر سکتی ہے تو پھر یہ عمل میں آئے گا - لیکن میں محترم وزیر داخلہ صاحب کی خدمت میں آپ کی وساطت سے یہ عرض کروں کہ اس ملک میں ایسے قوانین موجود ہیں - جن کے لیے یہ الزام دینے کی ضرورت ہی نہیں کہ یہ تنظیم فوجی نوعیت کی ہے - وہ قوانین اتنے وسیع ہیں - ان کا دائرۂ عمل اور ان کا دائرۂ اثر اتنا وسیع ہے کہ فوجی ہو یا غیر فوجی ، کچھ بھی ہو اس کو خلاف قانون قرار دیا جاسکتا ہے - اس کے لیے اس کی activities کو بند کیا جا سکتا ہے - اس کے اراکین کو سزا دی جا سکتی ہے - غرض یہ کہ وسیع تر سے وسیع تر کہیں قوانین موجود ہیں -

جناب والا ! مجھے دھرانے کی ضرورت نہیں ہے - ڈیفینس آف پاکستان رولز میرے پاس ہے - میں اس کو چھوڑ دیتا ہوں - آپ جانتے ہیں کہ اس کے تحت اگلے روز یحییٰ خان نے نیپ کو خلاف قانون قرار دیا - اس کے ساتھ ان کی جو بھی ذیلی تنظیمیں تھیں - جس کے متعلق بعض دوستوں کو یہ خدشہ ہے کہ شاید یہ ایک فوجی تنظیم کی حیثیت سے ابھرے - میں نام لیتا ہوں پختون زلمے کا وہ اب ختم ہوگئی - کوئی شخص اپنے آپ کو آخود ولی خان اپنے آپ کو یہ نہیں کہہ سکتر تھے اور اگر کہتے تو وہ قانون کی زد میں تے کہ میں نیپ کا رکن ہوں - تو وہ خلاف ضابطہ ہو گئی - جب اس سے وسیع تر قانون موجود ہے ، تو پھر اس محدود قانون کی کیا ضرورت ہے - ان کا اپنا خیال تنظیموں کے متعلق یہ ہے -

Which are capable of functioning as a military Organization تو حضور والا ! اس کو بھی جانے دیجیے - اس کے آگے آئیے - میں جناب محترم وزیر داخلہ کی خدمت میں گذارش کرنا چاہتا ہوں -

جناب عبدالقیوم خان : جناب ! یہ آپ کی خدمت میں گزارش کریں میری خدمت میں نہ کریں -

خواجہ محمد صفدر : آپ جانتے ہیں آپ نے اس بات کا جواب دینا ہے -

Mr. Chairman : You will have Taur right of reply.

خواجہ محمد صفدر : میں ان کی خدمت کا ذکر نہیں گا کیونکہ وہ ناراض ہوتے ہیں -

جناب والا ! میں اس معزز ایوان کی خدمت میں ایک قانون کا حوالہ دیتا ہوں جس کا نام The public order Palitical Uniform ordenance 1958 - یہ ہمارے آئین کی کتاب میں اس وقت موجود ہے کہ کسی قسم کی فوج سے ملی ہوئی یونیفارم پہننا جرم ہے - قانون موجود ہے یہ ابھی Repeal نہیں ہوا - اس کو بھی چھوڑئیے - West Pakistan mnointenance of Public order ordennce موجود ہے کہ ہر آرگنائزیشن کو خواہ وہ بطور فوجی تنظیم کے عمل کر سکتی ہو یا نہ کر سکتی ہو - اتنے وسیع اختیارات اس اس انتظامیہ کو دیے گئے کہ ان کو خلاف ضابطہ قرار دیا جا سکتا ہے - کسی فرد کو یا جماعت کو جس کے متعلق یہ خیال ہو کہ یہ Prejudical act کے مطابق یہ کہتے ہیں کہ مقدمہ چلے گا - اس میں یہ بھی ہے کہ اس کو detain کیا جا سکتا ہے - مقدمہ چلانے کی ضرورت نہیں ہے - بہت زیادہ وسیع اختیارات ان اختیارات کے ہوتے ہوئے اس قانون کی ضرورت نہیں - ابھی یہاں ہی بات ختم نہیں ہوگی - حضور والا ! میں آپ کی توجہ Securety of Pakistan act کی طرف دلاتاں ہوں - جو کہ ۱۹۵۲ء سے ہمارے قانون کی

کتاب میں موجود ہے - یہ دفعہ ۱۰ یقیناً ہمارے وزیر داخلہ کی نظر سے گزری ہوگی Cantral of su-versive Association اس قسم کی ایسوسی خواہ وہ آدمی سے متعلق ہو خواہ وہ آدمی سے غیر متعلق ہو وہ بطور قوسی تنظیم کے فنکشن کر سکتی ہو یا نہ کر سکتی ہو - غرض کہ کوئی بھی تنظیم جو کہ اس ملک میں بنائی جائے خواہ وہ انجمن اسلامیہ ہی کیوں نہ ہو وہ بھی اس زد میں آتی ہے -

Control of su-versive Association یہ سیکیورٹی آف پاکستان کا سیکشن دس ہے - یہ تو بہت تازہ ہے - ایک پرانا قانون بھی آپ کی وساطت سے اس ایوان کی خدمت میں پیش کرتا ہوں - اس کا نام ہے -

Criminal law Amendmeat act 1908

یہ 1908ء سے ہماری Statute Book میں شامل ہے - اس کے تحت بھی کسی قسم کی تنظیم کسی ایسوسی ایشن کو جس کے متعلق انتظامیہ کو یہ خیال گزرے کہ یہ امن عامہ کے خلاف یا حکومت کے خلاف یا State اور ملک کے خلاف یا سلت کے خلاف ہو جس کے متعلق انھیں شک پڑ جائے تو اسے Unlawful قرار دیا جا سکتا ہے - بیسیوں دفعہ اس قانون کے تحت کئی سیاسی جماعتیں خلاف قانون قرار دی گئیں - اس میں صرف خلاف قانون قرار دینا ہی نہیں ہے - بلکہ یہ قانون بھی موجود ہے کہ ان کو سزا بھی دی جا سکتی ہے - دفعہ 11 اور ۱۲ میں یہ ہے - اس میں کون سی چیز نئی ہے جو کہ پہلے موجود نہیں ؟ میں جناب والا ! یہ عرض کروں گا کہ پنجابی میں ایک مشہور بات ہے وہ سکھ سردار کے متعلق ہے کوئی روائتی سکھ سردار تھا - اس نے اپنے ملازم کو کہا کہ گھوڑے پر زین ڈال دو تو ملازم نے کہا کہ سردار صاحب زین ڈالی ہوئی ہے - سردار صاحب نے کہا کہ ایک اور زین ڈال دو اب صورت حال یہ ہے کہ پاکستان کے گھوڑے پر پہلے ہی چھ سات زینیں پڑی ہوئی ہیں - اب انتظامیہ اس پر ایک اور زین ڈالنا چاہتی ہے - یہ کوئی صورت ہے اگر اس قانون کی ضرورت ہے چلئے ایک منٹ کے لیے میں تسلیم کر لیتا ہوں کہ اس ملک میں بعض ایسے عناصر ہیں جیسے کہ محترم وزیر داخلہ صاحب نے ارشاد فرمایا تھا - جن کا تعلق بیرونی دنیا سے ہے اور جو دوسرے ممالک سے مخاصمت رکھتے ہیں پاکستان کو اچھا نہیں سمجھتے اور پاکستان کو بگاڑنا چاہتے ہیں - ان کی نیت اچھی نہیں ہے تو اس قسم کی Organization کے خلاف یہ فرماتے ہیں کہ ہم نے قانون استعمال کرنا ہے - لیکن اس میں شرط یہ ثابت کرنا ہوگی - اگر یہ ہائی کورٹ میں جائے گی کہ یہ بطور Military Orgnization function کرنے کے قابل ہے یا نہیں ، تو یہ قانون اس پر لاگو نہیں ہوگا - اس کی بجائے Crminal law Amendment act 1908 کے تحت اس پر عمل کرے تو کسی Organization کے متعلق Prujdicial ایکٹ کی ضرورت ہے - ورنہ یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ فوجی تنظیم کا مؤثر کردار ادا کر سکتی ہے یا نہیں ؟ ورنہ صرف یہی ہے کہ حکومت کے خلاف State کے خلاف کوئی Prejudicial act کرنے کے قابل ہے یا کرنا چاہتی ہے - قابل ہی نہیں بلکہ کرنے کی نیت کرتی ہے - اس قانون کے تحت یا سیکیورٹی آف پاکستان ایکٹ کے تحت -

خواجہ محمد صفدر : اس قانون کے تحت سیکورٹی آف پاکستان ایکٹ کے تحت جرم بھی ہے اور detention بھی ہے - maintenance of Public order ordinance کے تحت سزا بھی موجود ہے اور دفعہ ۱۶ کے تحت مقدمہ چلانے کے بعد دفعہ ۳ کے تحت اس کو detain بھی کیا جا سکتا ہے - اس کے علاوہ فوجی وردی ، اور ڈرل کے خلاف قانون ہے اور ہر قسم کے قانون موجود ہیں - آرٹیکل ۲۵۶ کی جو ضروریات ہیں ان کو ہم پورا نہیں کرتے - میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ آپ پہلے قوانین کو منسوخ بھی نہیں کرتے

اور پھر اس قسم کے قانون بناتے ہیں۔ کل اسی ایوان میں میرے محترم دوست قائد ایوان نے فرمایا تھا ، غالباً انھوں نے وہ لا علمی کی وجہ سے کہا تھا ۔ میں اس کی وضاحت میں نہیں جانا چاہتا ، کل یہ کہا گیا کہ مشرقی پاکستان ہم سے علیحدہ ہوا اور اسی ضمن میں یہ ذکر کیا گیا کہ مکتی باہنی ، البدر اور الشمس جیسی تحریکیں پیدا ہوئیں اور یہاں بھی خطرہ ہے اس لیے یہ قانون بنایا جا رہا ہے ۔

Mr. Abdul Qaiyum Khan : This is not in the scope of the Third Reading. After all, if the intention of the Opposition is to start a new debate...

Khawaja Mohammad Safdar : I will give you reply. Within the scope of the Third Reading, the Bill as a whole is being discussed.

Mr. Chairman : Why you enter into these discussions ?

(*Interruptions*)

Sardar Mohammad Aslam : Sir, the Bill on Private Military Organisations is being discussed here, not the Mukti Bahini. In the Third Reading the honourable member is making a political speech and telling us what happened in East Pakistan. It has no relevanoy with Al-Badr and Al-Shams. I quote rule 105 "On the day on which such motion is made.

Mr. Chairman : Let me get the rule.

Sardar Mohammad Aslam : On the day on which such motion is made or any subsequent day to which the discussion is postponed, the principles of the Bill and its general provision may be discussed.

Mr. Chairman : This is with regard to the consideration. This is with regard to the First Reading.

Sardar Mohammad Aslam : Sir, there is no provision of discussion after the Third Reading.

Mr. Chairman : But in order to dispose of your point of order, I have to find out.

خواجہ محمد صفدر :- کوئی بات نہیں آپ نے غلط رول کا حوالہ دے دیا ۔

This is a wrong rule.

Mr. Chairman : Wait, Khawaja Sahib. . This 105 relates to the motion for consideration, which is First Reading and we are now in the Third Reading. How does this rule apply ?

Sardar Mohammad Aslam : It applies because the discussion has started.

Mr. Chairman : No. I say rule 105 relates to the consideration of the Bill. In other words, to the First Reading. That stage is over and now we have gone through the Second Reading stage also.

Sardar Mohammad Aslam : But there is no provision for a speech in the Third Reading, sir.

Mr. Chairman : No, it does not relate. You read it.

(Interruptions)

Mr. Chairman : No. He is on a point of order. There cannot be a point of order on a point of order. Mr. Aslam, I say, rule 105 relates to the consideration of the Bill. Am I correct ?

Sardar Mohammad Aslam : You are correct, sir.

Mr. Chairman : All right. Now you refer me to the Third Reading...

Sardar Mohammad Aslam : I refer to the fact that the honourable Member is making a political speech and not on the general principles of the Bill.

Mr. Chairman : There you are correct. Mr. Khawaja Safdar Sahib, will you kindly see. He is raising the same objection, you should know.

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اب میں صرف اسی قدر عرض کروں گا کہ ہمیں اس بل کی ضرورت نہیں ہے - اس لیے اس کو پاس نہیں کرنا چاہیے - ان گذارشات کے ساتھ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں -

Mr. Chairman : But you can say something on the principles of the Bill.

جناب چیئرمین : اگر منسٹر صاحب تقریر کر دیں تو بات ختم ہو جائے گی -

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! مجھے یہی کچھ عرض کرنا تھا -

Mr. Chairman : Thank you very much. Mr. Leader of the House, you want to wind up or the Minister ?

Rao Abdus Sattar : No sir, the Minister will wind up. But I will take only five minutes, sir.

Mr. Chairman : All right.

راؤ عبدالستار : جناب والا ! اس معزز ایوان میں جو بل زیر بحث ہے اس پر کافی طویل بحث ہو چکی ہے - لیکن ہمارے دوست قائد حزب اختلاف نے جتنے پوائنٹ اٹھائے میں ان کا جواب دینا ضروری سمجھتا ہوں - میرے خیال میں قائد حزب اختلاف نے اس بل

کو پڑھنے کی زحمت گوارہ نہیں کی ورنہ اس بل میں کہیں بھی سیاسی پارٹیوں پر پابندی عائد کرنے کی بات نہ کی جاتی بلکہ یہ تو فوجی اور نیم فوجی تنظیموں سے متعلق ہے - انھوں نے الزام عائد کیا ہے کہ موجودہ حکومت اس قسم کے قوانین بنانا چاہتی ہے اور جمہوریت کا کوئی خیال نہیں رکھا جاتا - میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس ملک کو کس نے جمہوریت دی ، آئین کس نے دیا اور سیاسی جماعتوں پر سے پابندی کس نے اٹھائی - رات ہی قائد عوام جناب ذوالفقار علی بھٹو نے یہ فرمایا تھا کہ ہم نے اس ملک میں جمہوریت کی داغ بیل ڈالی ہے اس لیے ہم ...

جناب چیئرمین : آپ ان کی کل کی تقریر کو زیر بحث لائیں گے تو پھر وہ بھی اس پر بحث کریں گے - آپ رات کی تقریر پر تبصرہ کریں گے تو پھر ان کو بھی اس پر تبصرہ کرنے اور جواب دینے کا موقع ملے گا -

راؤ عبدالستار : میں صرف یہ عرض کر رہا تھا کہ جہاں تک آئین ، جمہوریت اور پاکستان کی سلامتی کا تعلق ہے اس کے لیے موجودہ حالات میں وقت کے تقاضوں کے مطابق اس قانون کا پاس ہونا ضروری ہے ، جو آرٹیکل ۲۵۶ کے مطابق ہے - اس قسم کی تنظیموں پر پابندی لگائی جانی چاہیے تا کہ انصاف کے تقاضے پورے ہو سکیں - اگر کسی کو محسوس ہو کہ انصاف کے تقاضے پورے نہیں ہو رہے تو وہ عدالتوں میں جا سکتا ہے - میں اپنے دوست قائد حزب اختلاف سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ تشدد کو ختم کرنے کے لیے یہ قانون لایا جا رہا ہے - جہاں تک ان کی جماعت کا تعلق ہے اس کے بارے میں تمام چیزیں پوری طرح عیاں ہیں - میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ اخبارات کے دفاتر پر حملے کیے گئے اور ...

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! میں نہیں سمجھتا کہ لیڈر آف دی ہاؤس کی تقریر میں میں پوائنٹ آف آرڈر ریز کروں - مجھے افسوس ہے کہ آپ مجھے پھر ایک موقعہ دے رہے ہیں کہ میں ان کا جواب دوں -

جناب چیئرمین You can speek on this Bill. اب آپ پولیٹیکل پارٹیز کو زیر بحث لا رہے ہیں -

راؤ عبدالستار : جناب صرف میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ موجودہ حکومت نے - -

جناب چیئرمین : اس بل میں پولیٹیکل پارٹیز کا کوئی ذکر نہیں ہے -

راؤ عبدالستار : عدالتیں موجود ہیں جس کو شکایت ہو وہ عدالت میں جا سکتا ہے - جمہوریت کی نشو و نما کے لیے یہ ملک کے حالات کا تقاضا ہے کہ اس بل کو جلد از جلد پاس کیا جائے -

Mr. Abdul Qaiyum Khan : Sir, I never thought that after all the clauses have been disposed of that the debate of such intensity and such long duration will be resorted to. We are fulfilling the provision of the Constitution. The Constitution lays down that no private armies or any organisation capable of functioning as a private army shall be allowed and

shall be deemed to be illegal initio. We are simply applying with a monetary provision of the Constitution to which all the political parties including the parties on the right have affixed their signature. Now Khawaja Sahib said that we have got the Defence of Pakistan Rules but as far as I remember the Defence of Pakistan Rules is not a permanent law of the Statute Book. This is the result of an extraordinary situation. We are living in an abnormal times and those abnormal conditions and abnormal laws prevail even in India, which has won the war. In our country we have provided in the Constitution that it will be only with the consent of the sovereign body that such extraordinary laws will be allowed to exist. It was brought before the Assembly. It was debated and the National Assembly has given its six months leave of life. Therefore, for the honourable Member to say that the Defence of Pakistan Rules is a permanent feature of the Pakistan laws is not correct. It is only to meet an extraordinary situation. Therefore, we wanted to bring this law. Now they are taking exception to it. They call it Martial Law. Martial Law was the Act of the dictator. This Act has the support of a sovereign National Assembly, elected by the people and of the Senate, elected by the representatives of the Provincial Assemblies. There is a great difference. Therefore, to create confusion in the minds of the people that this law is a Martial Law legislation, I think it is a misstatement of facts. It is creating confusion in the mind of the people. There is no Martial Law, Martial Law is dead and gone with the dictator. Now the legislation is the result, it has been carried. After all they were all pressing for democracy, they were all pressing for parliamentary form of Government. If the law does not suit them and the majority has the power under the Constitution to pass a law, then they should be able to put up with it. Let them know it does not hit any political party ; it hits para-military organisation. They deny there are any para-military organisation in this country, that they are indulging in activities of violance and that violance has resulted in consequences. Sir, as a result of this law better sense will prevail and those organisations will be disbanded, that they will observe the law and there will be no necessity of applying this law. We have no desire to apply this law. After all the honourable Member must remember that if we have any wicked intention which they have ascribed, we could have declared many organisations illegal and before passing the law we could do it but Government is acting with consideration. If there is any organisation which is acting repugnant to Article 256 of the Constitution, it will be our bounden duty to take action. The Constitution provides it in Article 199 and also the provision of appeal to the Supreme Court. Nobody can be sent to jail except aft5 a trial.

and due process of law after giving a right to defend. So I commend that this Bill be passed because it is in consonence with the provision of the Constitution and, sir, with these words I conclude my speech.

Mr. Chairman : The question is :

> The Bill to abolish, and provide a penalty for the formation of certain organisations prohibited by the Constitution [The Private Military Organisations (Abolition and Prohibition) Bill, 1973], be passed.

(*The motion was adopted*)

Mr. Chairman : The motion was adopted. The Bill is passed. There other being no business, the House is adjourned to meet again at 10 A.M. on Wednesday.

[*The Sanate adjourned to meet again at ten of the clock in the morning on Wednesdvy, December 26, 1973*].